40245 ـ اس دلیل سے ترقیاتی بنك كی ادائیگی نہیں كرتا كہ بیت المال میں اس كا بھی حق ہے

سوال

بعض لوگ ترقیاتی بنك كی ادائیگی اس دلیل كی بنا پرنہیں كرتے كہ مسلمانوں كے بیت المال میں ان كا بھی حق ہے، اور حكومت اسے اس كا حق ادا نہیں كرتی، لھذا اس مسئلہ میں آپ كی كیا رائے ہے، برائے مہربانی جواب ارسال كریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ترقیاتی بنك كی ادائیگی كرنے سے راہ فرار اختیار نہیں كرنا چاہیے، كیونكہ اس میں خیانت اور عام مال پر ظلم و زیادتی ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

بلاشبہ اللہ تعالی تمہیں تاكیدی حكم دیتا ہے كہ امانت والوں كی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں میں فیصلہ كرو تو عدل و انصاف كے ساتھ فیصلہ كرو! یقینا وہ چیز بہت بہتر ہے جس كی نصیحت تمہیں اللہ تعالی كر رہا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی سنتا ہے، اور دیكھتا ہے النساء (58).

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن ابو داود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

" اما بعد: بلا شبہ میں تم میں سے كسی آدمی كو اس كام پر لگاتا ہوں جو اللہ تعالی نے میرے ذمہ لگایا ہے، تو وہ شخص آكر كہتا ہے: یہ تو تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ اور ہدیہ دیا گیا ہے، وہ اپنی ماں اور باپ كے گھر میں ہی كیوں نہیں بیٹھا رہتا حتی كہ اس كے پاس اس كا ہدیہ آجائے، اور اللہ تعالی كی قسم تم میں سے جو شخص بھی كوئی چیز ناحق حاصل كرے گا تو وہ روز قیامت اللہ تعالی كو ملے گا اور اس نے وہ چیز اٹھا ركھی ہو گی، میں تم میں

سے ایك کو جان لوں گا کہ وہ روزقیامت اللہ تعالی سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا رکھا ہو گا جو آواز نکال رہا ہو گا، یا گائے اٹھا رکھی ہو گی اور وہ آواز نکال رہی ہو گی، یا بکری اٹھا رکھی ہو گی اور وہ ممیا رہی ہو گی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتی کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی، اور فرمایا: اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832)

اور مسلمانوں کا بیت المال تو سب مسلمانوں کی ملکیت ہے، نہ کہ لوگوں میں سے کسی خاص گروہ کا، اور بیت المال کے ذمہ داران تو صرف اس کی حفاظت اور مال کے حصول اور اسے صرف کرنے کے ذمہ دار ہیں، لھذا کسی بھی شخص کے لیے اس پر زیادتی کرنا یا اس میں سے وہ مال لینا جس کا وہ مستحق نہیں ہے حلال نہیں .

اور اگر فرض کریں کہ کچھ لوگ خیانت اور بیت المال کے مال میں زیادتی کرتے ہیں، تو یہ اس عظیم گناہ میں شرکت کرنے کو مباح نہیں کردیتا ، اور اگر بیت المال سے مال لینے کی دلیل کے ساتھ حکومت کا مال چھیننا اور چوری کرنا جائز کر دیا جائے تو پھر شر اور فساد عام ہو جائے، اور ظلم و زیادتی اور بغاوت عام ہو جائے.

لھذا عام مال میں خیانت کرنے سے اجتناب کرنا اور بچنا چاہیے، کیونکہ یہ سب مسلمانوں پر ظلم و زیادتی ہے.

اور اس کا یہ کہنا کہ: حکومت بیت المال سے اس کا حق ادا نہیں کرتی، تو اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی اس کے لیے بنك کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو توڑنا جائز نہیں ہوتا، کیونکہ اس نے معاہدہ پر دستخط کر رکھے ہیں، اور اس لیے بھی کہ معاہدہ توڑنا خیانت میں شمار ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! عہد وپیمان کو پورا کرو.

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے:

بلاشبہ اللہ تعالی خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسے شخص کی خیانت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے جو آپ کے ساتھ خیانت کرے، تو پھر ایسے شخص کی خیانت کرنا جس نے آپ کے ساتھ خیانت نہیں کی کسے ہو گی؟ !

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے واپس کرو، اور جس نے تمہاری خیانت کی اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابو داود حدیث نمبر (3534) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (423) میں اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے.

واللہ اعلم .